رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُل اِنَّ الفضل بِیَدِ اللہِ یُؤتِیهِ مَن یَشَاءُ ط و اللہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ ط

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | ہیں بھی اک نورانی چہرے کے پرستار ہمیں

الفضل

دُنیا میں ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں کے ساڑھے چار روپے
چندہ غیر ممالک سے (معہ)

مضامین بنام اڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینجر الفضل
قادیان دار الامان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | ۲۷ مئی ۱۹۱۵ء (بروز پنجشنبہ) مطابق ۱۲۔ رجب ۱۳۳۳ ہجری | نمبر ۱۴۵

مدینۃ المسیح

۱۔ حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ بخیر و عافیت ہیں
۲۔ اہل بیت نبوی بھی خیریت سے ہیں ÷
۳۔ خلیفۃ اول کے خاندان میں خیریت ہے ÷
۴۔ خان صاحب محمد علی خان صاحب کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں
۵۔ مدرسہ احمدیہ کے طلباء سے مسیح موعود کی صداقت پر مضمون لکھوائے گئے تھے۔ جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ طلباء دین میں خوب ترقی کر رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود کے دعوی کو با دلائل پیش کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اللھم زد فزد
۶۔ سُنا جاتا ہے کہ نتیجہ امتحان انٹرنس کا اسی مہینے کے اخیر یا جون کے پہلے ہفتے میں نکل آئیگا۔ قادیان سے اپیر ہونیوالے طلباء کے لئے احباب سے درخواست دُعا ہے ÷
۷۔ احباب کو واضح ہو۔ اتوار کو قادیان کے ڈاکخانہ سے صبح سات بجے

اخبار احمدیہ

۱۔ برادر عبد الرحیم صاحب کے خط سے واضح ہوا کہ آخر اسی فرنچ لیڈی نے فرانسیسی میں ٹیچنگ آف اسلام (اسلام کی فلاسفی) کا ترجمہ کرنا منظور کر لیا ہے ÷
۲۔ قاضی محمد عالم صاحب گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں میں نے اپنی بیوی کے بھائی کو خوب کھول کر تبلیغ کی۔ رات میری بیوی کو خواب آیا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مجھے امام الزمان مان لو۔ چنانچہ اسپر میری بیوی بیعت کی درخواست کرتی ہے ÷
۳۔ اصغر علی طالب علم قصبہ سبیحہ ضلع بارہ بنکی حقیقۃ النبوۃ پڑھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتے ہیں ÷
۴۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ آیتوں کو لکھ کر بازو پر باندھنا جائز ہے۔ ایک کتاب التعویذات ہے۔ فرمایا یہ سب لغو باتیں ہیں ÷

۵۔ مولوی عمر الدین صاحب شملہ سے لکھتے ہیں کہ جس وقت آپ (خلیفۃ ثانی) کی پاک صحبت یاد کرتا ہوں۔ دل سے ایک حرکت پیدا ہو کر آنکھوں سے آنسو نکل پڑتے ہیں یہ سب کرشمہ آپ کی قوت جاذبہ کا ہے۔ صوفی تکلف سے تصور شیخ کرتے ہونگے۔ یہاں تو خود بخود ہی یہ حالت پیدا ہو گئی (۲) عبد الحق بیگامی نہایت مرعوب ہے۔ جب سامنے آتا ہے سب باتیں بھول جاتا ہے۔ معلوم ہوا اس شخص کو حضرت مسیح موعود پر ایمان کامل نہیں ہے (میں تصدیق کرتا ہوں راقم) (۳) ایک مڈل پاس لڑکی چالیس روپے ماہوار کی ملازمہ کو میری اہلیہ نے تبلیغ کی۔ صدق دل سے احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بیعت میں آپ کو ان کا خلیفہ ثانی مان کر داخل ہوتی ہے ÷
۶۔ برادر لے کو پاکٹی کہتے ہیں کہ حضور مسیح موعود کا ایک رویا ہے کہ ایک چور گھر میں آکر کوئی چیز لے بھاگا۔ دیکھا تو تفسیر کبیر ہے یہ تفسیر کا چور کون ہے؟ (سب کو معلوم ہے۔ راقم)
۷۔ ایک عیسائی نے لکھا ہے کہ فلاں شخص کے حق میں

(باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر شائع ہوا)

آپ کی دُعا کیوں قبول نہ ہوئی۔ فرمایا دعا تو اللہ تعالیٰ قبول کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ بادشاہ ہے اور آقا ہے۔ اور بندہ اس کا غلام ہے۔

۸۔ ایک شخص نے دریافت کیا کہ قبر پر قرآن پڑھنا جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا بدعت ہے ٭

۹۔ شیخ غلام احمد صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ کیمبل پور کا حجام تبلیغ کر دیگئی ہے ٭

۱۰۔ مکرم عبد اللہ سنوری کے بیٹے رحمت اللہ صاحب اپنا ایک خواب لکھتے ہیں کہ خواب میں حضرت اقدس کی زیارت ہوئی۔ عرض کیا حضرت یہ مولوی محمد علی جو میاں صاحب کی خلافت کے متعلق خیالات ظاہر کرتے ہیں یہ کہاں تک درست ہیں۔ حضور نے فرمایا یہ لوگ تو بالکل گئے گذرے ہوئے ہیں ٭

۱۱۔ ایک شخص کو لکھوایا کہ جمعہ گھر میں گھر کے آدمیوں کے ساتھ ہو سکتا ہے ٭

۱۲۔ ایک صاحب کو لکھوایا کہ لڑکی کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے

۱۳۔ شیخ غلام احمد صاحب واعظ کا خط آیا کہ راولپنڈی میں ایک شیعہ سے ان کا مباحثہ ہوا۔ مولوی مذکور بھاگ گیا

۱۴۔ قاضی محمد یوسف صاحب پشاور سے لکھتے ہیں۔ کہ صاحبزادہ خلیل الرحمٰن صاحب موضع بازید خیل اور احمد گل خان صاحب موضع شیخ محمدی بیعت خلافت کی درخواست کرتے ہیں ٭

۱۵۔ اہلیہ بابو محمد صدیق صاحب گارڈ ریلوے ہمشیرہ زادی میر ابراہیم صاحب سیالکوٹی سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتی ہیں خدا استقامت بخشے ٭

۱۶۔ ابن حسن خان صاحب ضلع رتناگری سے بیعت کی درخواست کرتے ہیں ٭

تازہ خبریں

لندن ۲۲ مئی۔ محکمہ اخبارات نے اعلان کیا ہے کہ حال کی جنگی کارروائیوں نے ایرانی عربستان کو ترکوں سے بالکل پاک کر دیا ہے ٭

پیٹروگراڈ کی خبروں سے پایا جاتا ہے کہ روسی سپاہ نے مقامات سوئی وان اور راتش قلعے پر قبضہ کر لیا اور ترک بطلیس اور اس کے جنوبی علاقہ کی طرف بھاگ گئے ٭

شملہ ۲۲ مئی۔ ایطالی ایوان نے سات اور ایک کی کثرت رائے سے جنگ چھڑ جانے کی صورت میں گورنمنٹ کو غیر معمولی اختیارات عطا کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے یہ کارروائی گورنمنٹ آسٹریا کے آخری جواب کے بعد اختیار کیگئی۔ اور عام طور پر قطعی خیال کی جاتی ہے ٭

جنوبی پولینڈ میں اور دریائے سان اور وسچولا کے اتصال کے علاقہ میں روسی جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں اور دریائے سان کے چڑھاؤ کی طرف یعنی جاروسلاف اور پرزیمسل کے درمیانی علاقہ میں روسی دریا کے دائیں اور بائیں کنارے پر قائم ہیں۔ غنیم نہایت شدید حملے کر رہا ہے اور سخت نقصان اٹھا کر سٹریج کے علاقہ میں سامنے کی بعض خندقوں پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ روسی ان خونریز حملوں کو پسپا کر رہے ہیں اور غنیم کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ غنیم کے اس وقت گلیشیا میں ۳۴ جیش ہیں۔ حال کی پیشقدمی میں غنیم کے مجموعی نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ کیا گیا ہے۔

صوبجات بالٹک میں روسی جرمنوں کو پیچھے دھکیل رہے ہیں

لندن ۲۱ مئی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جرمن السلس میں نل لگا رہے ہیں جن کا ۳۰ میل عقب میں گیس پیدا کرنے والے کارخانوں کے ساتھ تعلق ہے۔ اور اس سے یہ غرض ہے کہ جب فرانسیسی سپاہ اس طرف پیشقدمی کرے تو زہریلی گیس کو وسیع پیمانہ پر استعمال میں لائیں ٭

فوجی ٹرین کا تصادم۔ لندن ۲۲ مئی۔ ایک سپیشل ٹرین جو جنوب کی طرف فوج لے جا رہی تھی۔ کارلائل کے قریب مقام گریٹنا میں لوکل ٹرین سے ٹکرا گئی۔ جس سے دونوں کو آگ لگ گئی۔ اکثر سپاہی ہلاک اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔

اس فوجی ٹرین میں جو جنوب کی طرف جا رہی تھی رائل سکاٹس رجمنٹ کے ۱۴ افسر اور ۵۶۵ سپاہی سوار تھے۔ حاضری پکارنے پر صرف ۵۲ آدمی موجود پائے گئے۔ مگر اکثر سپاہی بچانے کے کام میں مصروف تھے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ دیگر اشخاص کے علاوہ صرف ۱۶۴ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ ۴ افسر ہلاک ہوئے۔ جن میں لارڈ سالویشن کا بھتیجا بھی شامل تھا

لندن ۲۰ مئی۔ اس مضمون کا تار موصول ہوا ہے کہ اٹلی میں کسی فرد بشر کو اس میں شبہ نہیں کہ لڑائی آج شروع ہو جائیگی ٭

لندن ۲۰ مئی۔ آسٹریا جرمنی اور ٹرکی کے سفیر جو پاپائے روم اور گورنمنٹ اٹلی کے محکمہ خارجہ سے متعلق تھے۔ روما کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ نے جرمن اغراض کی اور سپانیہ نے آسٹروی اغراض کی ذمہ واری اپنے سر لی ہے ٭

پبلک مظاہرہ۔ لندن ۲۲ مئی۔ روما کا تار مظہر ہے۔ کہ پرنس آف کولونہ اور شہر کا میئر اراکین میونسپل کونسل کے ہمراہ کل شام ۲ لاکھ اشخاص کے جلوس بنا کر جوپیٹر کی پہاڑی سے روانہ ہوئے۔ اور محل شاہی کو گئے۔ شاہ و ملکہ نے مظاہرہ کا شکریہ ادا کیا ٭

لندن ۲۳ مئی۔ تار موصول ہوا ہے کہ آسٹریا اور اٹلی کی سرحد پر ایطالی رسالہ کے سواروں اور آسٹروی پٹرول کے مابین جو ایطالی علاقہ میں گھس آئے تھے۔ بھڑ جھڑپ ہو گئی ٭

مسٹر شوکت علی و محمد علی کی نظر بندی۔ ۲۱ بجے سہ پہر کو مسٹر محمد علی و مسٹر شوکت علی صاحبان سوار ہو کر مہرولی کی جانب روانہ ہو گئے۔ مہرولی میں شاہزادہ میرزا جہانگیر مرحوم کی عظیم الشان حویلی المعروف بہ "صندل خانہ" جو درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی کے صحن سے ملی ہوئی ہے۔ عالی جناب نواب سعید الدین احمد خان بہادر طالب دہلوی رئیس اعظم دہلی و جاگیردار لوہارو نے جو عمارت مذکور کے مالک ہیں ان دونوں بھائیوں کے قیام کی خاطر عطا فرمائی ہے۔ اجمیر شریف جانے کی اجازت نہیں دیجا سکتی۔ سرکار ان کے قیام مہرولی کے اخراجات کا کوئی حصہ ادا نہ کریگی ٭

انگلستان کی وزارت میں اتفاق۔ لندن ۲۰ مئی۔ وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ کو کام کی سہولت کے لئے تمام وزراء نے بلا استثنا استعفاء دیدیا ہے۔ نصف نشستیں یونینسٹ ممبروں کے سامنے پیش کیگئی ہیں۔ مگر اراکین وزارت کی تعداد غالباً پہلے سے کم ہوگی یہ در اصل جنگی کونسل ہوگی۔ کیونکہ جن محکموں کا جنگ سے کچھ تعلق نہیں ہوگا وہ اس سے خارج رہینگے۔ امید ہے کہ ۳ جون تک یہ تکمیل کو پہنچ جائے گی۔ یہ انگلستان کی مختلف پولیٹیکل پارٹیوں کے اتفاق اور ارباب سیاست کی وطن پرستی کا نتیجہ ہے ٭

روما ۲۲ مئی۔ اٹلی اور آسٹریا کی سرحد پر آسٹریا کے فوجی حکام نے اٹلی کی ڈاک واپس کر دی ہے۔ ریلیں تباہ کر دی ہیں اور تار اور ریل کا سلسلہ منقطع کر دیا ہے ٭

لندن ۲۳ مئی۔ پاپائے روم نے جنگ کے ریلیف فنڈ میں ایک لاکھ فرانک دیئے ہیں ٭ اٹلی نے اعلان جنگ کر دیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان۔ مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۱۵ء

بیرن ڈلی ریوٹر کی خودکشی
کاش وہ مسلمان ہوتا

اخبار بین حضرات اِس سے ناواقف نہیں کہ آج اِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ کا زمانہ ہے۔ اور ہمارے کان ہمیشہ سے لمبے ہیں۔ اور اِس امر سے قریباً ہر شخص واقف ہے کہ اخبارات کی زینت اور وقعت آجکل زیادہ اُس حصہ اخبار پر منحصر ہے جس میں ریوٹر کی برقی خبریں درج ہوتی ہیں ریوٹر ایجنسی کے بانی اور منیجنگ ڈائرکٹر بیرن ہیوبرٹ ڈلی ریوٹر کی خودکشی کا حال قارئین کرام توجہ اور دلچسپی سے مطالعہ فرمائیں گے یوں تو مدت ہوئی کہ یہ خبر اخبارات کے کالموں میں گشت لگا چکی ہے۔ مگر مفصل حالات ابھی تازہ ولایتی ڈاک سے موصول ہوئے ہیں۔ جنکو ہم انگریزی سے اردو لباس پہنا کر ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں۔

بیرن ڈلی ریوٹر کی خودکشی

۲۰-اپریل کو بیرن ڈلی ریوٹر کی موت کے متعلق تحقیقات کیگئی بیرن مذکور نے ۱۸-اپریل کو خودکشی کا ارتکاب کیا۔ اور اسکا باعث اوس کی بیوی کی موت ہوئی جو ۱۵-اپریل کو وقوع میں آئی تھی۔

متوفی کے بیٹے مسٹر ہیوبرٹ ڈلی ریوٹر نے بیان کیا کہ میری ۱۹-جنوری کے بعد اپنے باپ سے ملاقات نہیں ہوئی۔ البتہ مجھے خط آتے رہے کہ تمہاری والدہ بیمار ہے۔ پہلا خط تین ہفتے ہوئے آیا تھا اور جس سے معلوم ہوتا تھا کہ میرے باپ پر میری والدہ کی بیماری کا بہت اثر ہے۔ اور انکو یقین ہو گیا ہے کہ اب وہ جانبر نہ ہو سکیں گی +

مسٹر برہڈشا جنرل سکرٹری ریوٹر ٹیلیگرام کمپنی نے بتایا کہ جمعرات کے دن بیرن دفتر میں آئے۔ اُسدن اُن کی بیوی کا انتقال ہو گیا مگر انکو دفتر سے جانے کے بعد پتہ ملا۔ ہم کاروباری معاملات کے متعلق دیر تک حسب معمول بات چیت کرتے رہے +

اوسوقت مسٹر بیرن موصوف کی حالت میں کوئی تغیر نہ تھا۔ جمعہ کی صبح کو مجھے مفصلہ ذیل خط ملا:۔

پیارے برہڈشا۔ میری پیاری بیوی آج رخصت ہوئیں۔ اور اون کے ساتھ ہی وہ سب کچھ بھی رخصت ہوا جو میرے لیے کچھ اہمیت رکھ سکتا تھا۔ تمہارا صادق

ہربرٹ ڈلی ریوٹر

مسٹر والٹر مارک فلنٹ باغبان نے اظہار دیا کہ بیوی کی موت کے بعد بیرن بہت مغموم تھا۔ اور اتوار کو دو گھنٹہ تک متوفیہ کے تابوت کے پاس بیٹھا رہا۔ جب لاش کو دفن کرنے کے لیے اٹھایا گیا اور اُسے علیحدہ کیا گیا تو وہ ہچکیاں لیکر رونے لگا چونکہ صبح کو وہ چائے کے وقت نہ آیا۔ اسلیئے میں دریافت کرنے کے لیے گیا۔ بیرن کا کتا میرے پاس آیا اور رہنمائی کر کے سیدھا اوس کے کمرے میں لے گیا وہاں میں نے دیکھا کہ بیرن کرسی میں مردہ پڑا ہے۔ اوس کی بندوق اُسکے ہاتھ کے نیچے ہے۔ میں نے دو خط بھی پائے جن میں سے ایک میرے نام اور دوسرا متوفیہ کی روح کے نام ہے۔ وہ خط حسب ذیل تھے:۔ (مسٹر فلنٹ باغبان کے نام)

میرے پیارے فلنٹ۔ اب دفن کرنے والے نے اپنا مکروہ کام سرانجام دیدیا ہے۔ اور میری پیاری بیوی کی لاش ہمیشہ کے لیئے میری آنکھوں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ اب زندگی میرے لیئے ایک ایسا بوجھ ہے۔ جسے میں برداشت نہیں کر سکتا۔ مہربانی کر کے مجھے میری بیوی کی قبر میں دفن کرنے کا بندوبست کرنا۔ اور ساتھ کا خط جو میری بیوی کی روح کے نام ہے اسے اُسکے تابوت میں رکھ دینا + آپکا صادق ہربرٹ ریوٹر

متوفیہ کی روح کے نام

میری پیاری بیگر تھ۔ اب تمہارے بغیر زندگی ناقابل برداشت ہے۔ آہ! تمہارا مرغوب قلب سب تھا اب ختم ہو گیا تمہاری دل پسند وفاداری کے نقصان نے میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا ہے۔ دیکھ! موت ہم دونوں کو جدا نہ کر سکے گی۔ ہم ایک ہی قبر میں آرام کرینگے۔ اور اسطرح ہمیشہ کے لیئے ہمارا سابقہ پر محبت اتفاق قایم رہیگا۔ پیاری روح خدا حافظ "

ان حالات کا مطالعہ کر کے گو انسانی طبیعت پر ایک گونہ اثر ہوتا ہے اور جذبات محبت و وفاداری ایک حد تک اپنا دلربا چہرہ دکھا کر انس رکھنے والی انسانی طبیعت پر ایک آن کیلیئے ڈنپا پر تو ڈالتے ہیں۔ مگر وہ قلب جو لبریز جذبہ محبت کے ساتھ خدائی آسمان کی محبت کو بھی دلمیں جگہ دیتا ہے۔ اور ترک کے جرم سے خائف ہے وہ یقیناً کہہ اُٹھیگا کہ ریوٹر ایک بزدل انسان تھا۔ وہ خدا اور انسان کی آنکھ میں مجرم ہے کیونکہ اسنے ایک ایسی جان کو جو بنی نوع انسان کے لیئے کوئی مفید خدمت کر سکتی ہے۔ بلاوجہ ضائع کر دیا اور اپنی بیوی کی روح کو فائدہ پہونچانے کی بجائے تکلیف دی اور اِس بات کا ثبوت دیا کہ یورپ پر مذہب کی کوئی گرفت نہیں اور وہاں کے تعلیم یافتہ و غیر تعلیم یافتہ سب توہم پرستی میں مبتلا ہیں۔

اور اگر سچ پوچھو تو یہ اوس مذہب کا قصور ہے جس نے نہ اون کے سامنے کوئی کامل نمونہ پیش کیا ہے نہ کامل اخلاقی تعلیم اون کے سامنے رکھی ہے بلکہ ایسے کفارہ کے مسئلے کی جڑ سے ایک ایسی مثال پیش کی ہے جو جہلا کو خودکشی کیطرف مائل کر سکتی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ نزوان کے غلط مفہوم نے بعض بدھ لوگوں کو خودکشی کے ارتکاب کیطرف مائل کیا اسیطرح ممکن ہے کہ کفارہ بھی اندر اندر اپنا غلط اثر کرتا رہتا ہو +

دیکھو اگر ریوٹر مسلمان ہوتا تو وہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ مطالعہ کرتا لَا تُلْقُوا بِاَيْدِيكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ یعنی اپنے تئیں اپنے ہاتھوں ہلاکت میں مت ڈالو۔ پھر نبی کریم صلعم کی احادیث میں پڑھتا۔ عن جابرٍ انّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء برجلٍ قتل نفسہ بمشاقص فلم یصل علیہ رواہ مسلم۔ جابرؓ سے روایت ہے کہا کہ نبی کریمؐ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے اپنے آپکو تیر سے مار ڈالا تھا۔ آپنے اسپر نماز جنازہ نہ پڑھی اسکو مسلم نے روایت کیا۔ عن جابر ابن سمرۃ ان رجلاً قتل نفسہ فلم یصل علیہ النبی رواہ الترمذی حضرت جابر ابن سمرۃ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے آپکو قتل کیا۔ آپنے اسپر جنازہ نہ پڑھا۔ قال رسول اللہ صلعم کان فیمن کان قبلکم رجل بہ جرح فجزع فاخذ سکیناً فحز بہا یدہ فما رقأ الدم حتی مات قال اللہ عز وجل بادرنی عبدی بنفسہ فحرمت علیہ الجنۃ۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ تم سے پہلے لوگوں میں ایک زخمی آدمی تھا پس اسنے گھبراہٹ کی وجہ سے ایک چھری لیکر اپنے ہاتھ کو کاٹ ڈالا پس خون نہ رکا یہانتک کہ مر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندہ نے خود میری طرف آنے میں جلدی کی ہے۔ پس میں نے اسپر جنت حرام کر دیا " ان احکام الٰہی پر ایمان رکھتے ہوئے یہ کیونکر ممکن تھا کہ وہ اِس جرم کا ارتکاب [illegible]

اَلْاِسْلَامُ

اسلام میں وہ کونسی خصوصیات ہیں جو اور مذاہب میں نہیں

(سلسلہ کیلئے ملاحظہ ہو الفضل نمبر ۱۴۳)

ساتویں خصوصیت

سچے مذہب کیلئے یہ بات نہایت ضروری ہے کہ اسکا لانے والا جس قوم یا جس ملک کی اصلاح کے لیے وہ مذہب لایا ہو واقعہ میں اس مذہب کے اصولوں کو ترویج دے کر اصلاح میں کامیاب ہو گیا ہو۔ اور اپنی قوم یا اہل ملک کی جن غفلتوں اور بدیوں کو دور کرنے کے لیے اسکی بعثت ہوئی ہو وہ اپنی قوت قدسیہ سے ان کے دور کرنے میں کامیاب بھی ہوا ہو۔ کیونکہ کسی مذہب کا سب سے بڑھکر سچ وہی ہو سکتا ہے جسپر وہ مذہب بذریعہ الہام الہی نازل ہو۔ کیونکہ جو ایمان اس الہامی کلام پر اسے ہوگا جسپر وہ نازل ہوا دوسرے کسی اور کو نہیں ہو سکتا۔ اور جب بانی مذہب اپنے ملہم اپنی تعلیم کا خود کامل تبع بنکر دوسروں کی اصلاح شروع کرے اور کامیاب ہو تو اور کون ایسا شخص ہو سکتا ہے۔ جو اس تعلیم سے دنیا کی اصلاح کر سکے۔ غرض کسی مذہب کی سچائی معلوم کرنے کے لیے منجملہ اور معیاروں کے ایک نہایت ضروری معیار یہ بھی ہے کہ بانی مذہب کی زندگی پر نظر ڈالی جاوے۔ اور معلوم کیا جاوے کہ اسنے اپنی قوم کی طرف مبعوث ہو کر ان کی جن بدیوں اور گناہوں اور غفلتوں کے دور کرنے کا بیڑا اٹھایا تھا۔ آیا وہ ہیں اسکا میاب ہوا یا نہیں۔ اور اپنی قوم میں ایک بے نظیر تبدیلی پیدا کی یا نہیں اگر ان سوالوں کا جواب اثبات میں ملے تب تو سمجھنا چاہیئے کہ وہ مذہب سچا اور من جانب اللہ ہے۔ اور اگر جواب نفی میں دیا جائے تو پھر ثابت ہوگا کہ وہ مذہب من جانب اللہ نہیں۔ کیونکہ خود بانی مذہب اس مذہب کو ہاتھ میں لے کر اٹھا لیکن اصلاح نہ کر سکا۔ اور اس نسخہ سے بیماروں نے شفا نہیں پائی۔ معلوم ہوا کہ وہ نسخہ ہی کسی لائق طبیب کا تجویز کردہ نہیں۔ اب ہم اس معیار سے اسلام اور دیگر مذاہب میں موازنہ کرتے ہیں۔ سو جاننا چاہیئے کہ ہمارے سامنے اس ملک میں دو بڑے مذہب اسلام کے مدمقابل ہیں۔ عیسائیت اور ہندو دہرم پہلے مذہب کا بانی مسیح ناصری ہے اور دوسرے مذہب کے ملہم چار رشی ہیں۔ اب ہم نے معلوم کرنا ہے کہ ان مذہبوں کے بانیوں نے دنیا میں مبعوث ہو کر اپنی تعلیم سے دنیا میں کونسی خارق عادت تبدیلی پیدا کی۔ پہلے رشیوں کو لو۔ ان کے حالات کی تفتیش کرو لیکن ہزار تحقیق و تدقیق کے بعد بھی ان کی کوئی بات معلوم نہیں ہو سکتی نہ پتہ لگتا ہے کہ وہ کب ہوئے کس علاقہ میں ہوئے کتنے برس زندہ رہے دنیا میں کیا اصلاح کی کن قوموں میں تبلیغ کی اور ان کے کن نقائص کی اصلاح کی۔ اپنی تعلیم سے کیسی کیسی خرابیاں دور کیں بگڑی ہوئی قوم کی کیسی ردی حالت تھی پھر اصلاح کے بعد کیا نقشہ ہو گیا۔ غرض جس قدر بھی تفتیش کرو۔ کوئی بے نظیر تبدیلی نہ پاؤ گے اب اگر کوئی شخص آریہ ہونا چاہے تو وہ وید کے ملہموں میں کونسی خصوصیت معلوم کر سکتا ہے۔ جبکہ ملہمین کے حالات ہی کتم عدم میں ہیں تو وہ شخص وید کی تعلیم اور اسکے رشیوں کی قوت قدسیہ کا کس طرح اندازہ لگا سکتا ہے۔ جب بانیان مذہب کی شخصیت ہی پردہ میں ہے تو اس مذہب کے موثر ہونے اور دنیا میں تبدیلی پیدا کرنے اور گری ہوئی قوموں کو ابھارنے اور بد اخلاقوں کو با اخلاق بنانے کا کیا ثبوت ہے جب ایک دوا کا کسی ڈاکٹر نے تجربہ ہی نہیں کیا۔ اور کسی مریض پر استعمال کر کے اس دوائی کا امتحان ہی نہیں ہوا۔ تو اس دوائی کی تعریف کرنی اور اس کے استعمال پر لوگوں کو آمادہ کرنا کھلی کھلی گمراہی ہے اسی طرح وید کی قوت قدسیہ اور اسکے چار رشیوں کی قوت جاذبہ کا جب پتہ ہی نہیں اور کوئی تاریخی ثبوت ہی نہیں ملتا تو ایسے مذہب کو دنیا کے سامنے پیش کرنا ایک بڑی بھاری غلطی ہے۔ اسکے بعد عیسوئیت کو لو۔ اسکا بانی مسیح ہے۔ آپ کی بعثت یہود میں ہوئی جو نہایت گری ہوئی قوم تھی۔ آپ نے انہیں تبلیغ کا کام شروع کیا۔ اور لوگوں کو اپنی تعلیم سے اپنی طرف کھینچنے لگے۔ لیکن بقول عیسائیوں کے اس دنیا سے آپ کے رخصت ہونے تک بہت تھوڑے لوگ باقاعدہ آپ کے مذہب میں داخل ہوئے اور کل بارہ آدمی آپ کے فیض صحبت سے تیار ہوئے ہم ان بارہ آدمیوں کو دیکھتے ہیں۔ کہ آیا مسیح نے ان کے اخلاق عادات اور ایمانی حالت میں کوئی تبدیلی پیدا کی یا نہیں۔ انجیل کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی تبدیلی نمایاں انکیں پیدا نہیں ہوئی۔ منجملہ بارہ میں سے ایک نے تو اپنی بے وفائی دکھائی کہ اپنے آقا المسیح کو تیس روپوں کے عوض اسکے خونخوار قاتلوں کے ہاتھ فروخت کیا۔ اب رہے گیارہ ان میں سب سے زیادہ معتمد علیہ پطرس تھا سو اسکے متعلق انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح نے اسے کہا کہ چل دور ہو مجھ سے اے شیطان۔ اور پھر یہ کہ وہ ایسا قوی الایمان تھا کہ تین دفعہ اُسنے یہودیوں کے سامنے لعنت کی اور کہا کہ میں مسیح کو نہیں جانتا۔ باقی رہے دس انکے متعلق لکھا ہے کہ صلیب کے وقت سب تتر بتر ہو گئے۔ اور ایمانی حالت یہ تھی کہ المسیح جب صلیب سے بچکر واپس آئے تو باوجود اسکے کہ انہوں نے شاگردوں کو سنا دیا تھا کہ میں تیسرے دن پھر زندہ ہو جاؤں گا۔ شاگرد مسیح کو ایک خیالی روح ہی سمجھتے رہے اور مسیح کے کہنے پر ہرگز یقین نہ کیا۔ جب تک کہ ان کے زخم ہاتھوں سے ٹٹول نہ لیئے پھر ذرا ذرا سی باتوں پر ایمان کمزور ہو جاتا رہا۔ مثلاً ایک دفعہ ایک حواری کو المسیح نے اپنی قدرت سے پانی پر چلایا۔ مگر اس کا ایمان ایسا کمزور نکلا اور بے اعتقادی اس حد تک تجاوز کر گئی کہ اسکی کمزوری کی وجہ سے مسیح کا معجزہ بھی اسے نہ چلا سکا۔ پھر انہیں حواریوں کے متعلق مسیح نے کئی مرتبہ کم اعتقاد قوم کا لفظ استعمال کیا۔ پھر ایک موقعہ پر جبکہ حواری ایک معجزہ نہ دکھلا سکے مسیح انہیں مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اگر تم میں رائی برابر بھی ایمان ہوتا تو تم یہ معجزہ دکھلا لیتے۔ مسیح کے اس قول سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک حواریوں میں رائی برابر بھی ایمان نہ تھا۔ غرض مسیح نے تمام عمر میں ۱۲ آدمی تیار کئے۔ وہ بھی بقول مسیح کم اعتقاد کمزور ایمان تھے۔ اور کسی کا اپنے اوستاد کو پکڑوانا کسی کا اوستاد کے منہ سے شیطان کا لقب حاصل کرنا۔ کسی کا اپنے اوستاد پر لعنت بھیجنا۔ پھر صلیب کے موقعہ پر سب کا تتر بتر ہو جانا۔ اور کم اعتقادی کی وجہ سے معجزہ نہ دکھلا سکنا۔ یہ سب امور بتاتے ہیں کہ مسیح نے حواریوں میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کی اور آپکا مشن بالکل بار آور نہیں ہوا۔ اسکے بعد اسلام کو لو۔ اسکا بانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک ایسی قوم میں مبعوث ہوا۔ جو ہر قسم کی بدیوں میں گرفتار تھی۔ کوئی عیب نہ تھا جو ان میں نہ ہو۔ کوئی بے حیائی نہ تھی جو انمیں نہ پائی جاتی ہو۔ اعتقاد ان کے بگڑے ہوئے تھے۔ خیالات ان کے فاسد تھے۔ اعمال ان کے شنیع تھے۔ بت پرستی۔ کواکب پرستی میں تمام دنیا سے قدم بڑھائے ہوئے تھے۔ اوہام اور پریشان خیالی میں اپنی نظیر آپ تھے۔ قتل و غارت کے عادی اور پھر اسپر فخر کرتے تھے۔ شراب کا پینا فرض عین تھا جوئے کے بغیر کسی شریف

کی شرافت قائم نہ رہتی تھی۔ کمزوروں پر ظلم کرنا امارت کی نشانی تھی لڑکیوں کو زندہ دفن کرتے رہتے تھے۔ اتفاق کے نام سے بھی واقف نہ تھے۔ ایک ملک میں ہزاروں علیحدہ علیحدہ جتھے تھے۔ جو صدیوں کے کینے نکالنے کے لیئے ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔ لیکن محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم اسلامی تعلیم اور فرقان حمید ہاتھ میں لے کر انمیں تشریف لائے۔ اور اپنی وفات سے پہلے ایک بے نظیر تبدیلی ان میں پیدا کر دی۔ جو بس آپ ہی کے شایان شان تھی۔ بت پرستی کا تمام ملک سے استیصال کر دیا غیر اللہ کی پرستش لوگوں کے دلوں سے محو ہو گئی۔ ہزاروں بت خود ان کے پجاریوں نے توڑ ڈالے کوئی ایک بت بھی سرزمین عرب میں باقی نہ رہا۔ اور پھر عربوں کے قلوب کی اصلاح کی۔ سب خانہ جنگیاں موقوف کیں۔ پرانے کینے دلوں سے دور کیئے۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک سب کو بھائی بھائی بنا دیا۔ افتراق کی جگہ اتفاق کی روح پھونک دی۔ وہ قوم جو سر اسر جہالت میں ڈوبی ہوئی تھی علم کے سمندر میں غوطہ زن ہوئی۔ شراب اور جوا موقوف ہو گئے۔ کوئی ایک متنفس بھی ایسا نہ رہا جو شراب کا استعمال کرتا ہو۔ جوئے کا نام تک عرب کے لوگ بھول گئے۔ لڑکیوں کے قتل سے لوگ رک گئے۔ اور اس غریب مخلوق کو ہلاکت کے ہاتھوں سے بچا لیا گیا۔ ظالموں کے ظلم سے مخلوق بچ گئی۔ بڑے چھوٹے کی کوئی تمیز نہ رہی۔ مساوات کا عملاً سبق دیا گیا۔ وہ قوم جو تنزل کے گہرے گڑھے میں غرق تھی۔ ترقی کے بلند مینار پر چڑھا دی گئی۔ غرض رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے وفات نہیں پائی۔ جب تک کہ جس قوم کی اصلاح کے لیئے آپ مبعوث ہوئے تھے اس کی اصلاح نہ کر لی۔ الحمد اس کے تمام گندوں کو دور نہ کیا۔ اسکی ہستی کو پستی سے نہ بدل دیا۔ جن جن عیبوں میں عرب لوگ گرفتار تھے وہ سب ان سے دور کیئے۔ تاریخ کے ورق بتاتے ہیں کہ دنیا میں کسی مصلح نے ایسی اصلاح نہیں کی جیسی حضرت محمد رسول اللہ صلعم نے کی انکی عادتیں بدل دیں بداخلاقیاں دور کیں۔ جہالت کے بدلہ میں علم سے متمتع کیا۔ بے اتفاقی کی جگہ اتفاق پیدا کیا۔ وہ مردہ تھے۔ ان میں زندگی کی روح پھونک دی۔ اور وہ قوم جو کسی کے شاگرد ہونے کے قابل بھی نہ تھی۔ اسے دنیا کا اُستاد بنا دیا۔ لیکن آپ کے مقابل ویدوں کے رشی اور مسیوئیت کا بانی جن قوموں میں آئے۔ ان کی کچھ اصلاح نہ کر سکے۔ اور جسے اصلاح کہا جاتا ہے۔ وہ نہ کرنے کے برابر ہی ہے کوئی بے نظیر تبدیلی ان سے ثابت نہیں اور یہ ہی اسلام کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ والحمد للّٰہ رب العالمین +

اشاعتِ اسلام کالج لاہور

کبھی کبھی پیغام صلح میں کسی نومسلم کے مولوی محمد علی صاحب کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہونے کی خبر شائع کی جاتی ہے جس سے مولوی صاحب کے مداح تو بڑے خوش ہوتے ہیں اور ایسی خبر پر فخر کرتے ہیں لیکن اگر ان نومسلموں کو کبھی پوچھا جاوے کہ تم حضرت مسیح موعود کو کیا سمجھتے ہو تو ساری حقیقت کھل جاتی ہے۔ ولایت کے نومسلموں کا حال تو معلوم ہی ہے۔ ہم آپ کو ایک نومسلم مولوی فضل الٰہی صاحب (جو اس سال مولوی فاضل کا امتحان دینے والے ہیں) کا حال سناتے ہیں۔ مولوی صاحب مسلمان تھے۔ عیسائی ہوئے دس سال تک عیسائی رہے۔ اب معصوم (؟) صاحب کے ہاتھ پر احمدی مسلمان ہوئے تو انکو احمدیہ اشاعت اسلام کالج لاہور کا مدرس بنایا گیا۔ اور تمام تعلیم درحقیقت یہی مولوی صاحب دیتے ہیں جیسے بلا مبالغہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ صرف مولوی صاحب ہی معلم ہیں۔ جو اکثر حصہ سکول ٹائم کا تعلیم دیتے ہیں۔ آجکل مولوی صاحب شملے میں تشریف فرما ہیں۔ میں بھی مولوی صاحب سے جا ملا میں نے باتوں باتوں میں مولوی صاحب سے حضرت مسیح موعود کے متعلق انکا عقیدہ دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ میں مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتا ہوں۔ جس پر میں نے پوچھا کہ آپ مسیح موعود کو نبی اللہ مانتے ہیں یا نہیں +

مولوی صاحب۔ میں مرزا صاحب کو صرف مجدد مانتا ہوں نبی نہیں

مَیں۔ کیا آپ مولوی صاحب کو ظلی یا بروزی نبی جسطرح مولوی محمد علی صاحب کہتے ہیں مانتے ہیں یا نہیں +

مولوی صاحب۔ میں نہیں مانتا ظلی بروزی یہ سب غلط ہے خواہ مخواہ ایسی باتیں بنائی گئی ہیں۔ ظلی بروزی کوئی چیز نہیں ہے۔ میں نے تو مرہم عیسے کو بارہا کہا ہے کہ یہ کیا واہیات بات ہے کہ تم میاں صاحب کی جماعت سے مناظرہ بھی کرتے ہو اور پھر ظلی بروزی نبی بھی مانتے ہو۔ چاہیئے کہ اسکا صاف انکار کر دیا کرو

مَیں۔ حدیث میں مسیح موعود کو نبی اللہ کہا گیا ہے +

مولوی صاحب۔ وہ سب استعارات ہیں۔ اور اگر احادیث کی بنا پر بحث کی جائے تو مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں +

مَیں۔ مرزا صاحب کو خدا نے اپنی وحی میں نبی اللہ کہا ہے +

مولوی صاحب۔ میں نہیں مانتا۔ مرزا صاحب کی وحی کوئی حجت نہیں ہے قرآن و حدیث حجت ہے +

مَیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ مجھے اظہار علی الغیب کا مرتبہ دیا گیا۔ اور قرآن کہتا ہے کہ بجز نبی مرسل کے کسی پر یہ دروازہ نہیں کھلتا۔ پس مرزا صاحب نبی ہوئے +

مولوی صاحب۔ دلیل تو ٹھیک ہے میں مرزا صاحب کے اس دعویٰ کو اسطرح تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ قرآن کے خلاف ہے +

مَیں۔ حضرت مرزا صاحب تو قرآن ہی سکھانے آئے تھے۔ قرآن کریم کے علم کے متعلق انکا دعوےٰ ہے کہ :-

آنکه می نازد بہ فہم و عقل و علم و معرفت ۔ ہیچ فن تا در این میدان بیاید نزد من

مولوی صاحب۔ یہ دعوےٰ گپ ہے۔ اگر مرزا صاحب علماء ہند کے مقابل یوں کہیں تو کہہ سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہندوستان کے مجدد ہیں۔ بلکہ کبھی وہ گئے ہی نہیں۔ ورنہ یہ دعویٰ غلط ہے قرآن کریم کے سمجھنے میں تو میں مولوی نور الدین صاحب کا قائل ہوں۔ مرزا صاحب نے تو بے شمار غلطیاں کیں +

مَیں۔ مثلاً +

مولوی صاحب۔ آیت استخلاف سے جو استدلال اپنی خلافت کا کیا ہے محض غلط ہے۔ آیت لو تقول علینا کی دلیل سے جو اپنے لیئے معیار قائم کیا۔ درست نہیں ہے ایسے ہی اور کئی غلطیاں ہیں +

مَیں۔ مولوی صاحب۔ قرآن کریم کی آیت استخلاف سے مسیح موعود نے ہمیشہ استدلال کیا کہ مجدد دین آوینگے جو خلفاء نبی کریم ہوں گے۔ اور میں خاتم الخلفاء ہوں۔ کیا واقعی یہ غلط بات ہے +

مولوی صاحب۔ بے شک اگر قرآن میں مجددوں کا ذکر ہوتا تو انکا ماننا جزو ایمان ہو جاتا +

مَیں۔ آیت لو تقول کو بھی آپ نے قطعی طور پر پیش کیا ہے اور عقاید نسفی میں اس دلیل کو ایک قانون کے رنگ میں بیان کیا گیا ہے کیا واقعی مرزا صاحب کا استدلال غلط ہے +

مولوی صاحب۔ شرح عقاید نسفی قرآن تو نہیں ہے میرے خیال میں اس پر جتنی بحث مرزا صاحب نے کی ہے درست نہیں ہے +

مَیں۔ مولوی صاحب میرے نزدیک آپکے عقاید احمدی عقاید نہیں ہیں +

مولوی صاحب۔ میں منافق نہیں ہوں صاف بات کہہ دی آگے آپ جو چاہیں سمجھیں +

یہ ہیں مولوی محمد علی صاحب کے اصل خاص کے عقاید۔ انکے جو شاگرد ہیں ان کا حال یہ ہے۔ اور خدا جانے غیر احمدی کون ہوگا۔ اور لاہوری مبلغین کی جماعت کا کیا حشر ہوگا اور ان کے عقاید کیا ہوں گے۔ مولوی محمد علی جنکے شاگرد تھا یہ جو مسیح موعود کی بیعت کرکے یہ عقاید رکھتا ہے اور پھر مبلغین کا اُستاد ہے۔ ہم اسکے اور اسکے شاگردوں کے متعلق کہہ سکتے ہیں کہ ع

گرہمیں مکتب است ہمیں ملّا کار طفلاں تمام خواہد شد +

عمر الدین احمدی از شملہ مورخہ ۱۷ مئی ۱۵ء

(۲)

میں۔ مولوی صاحب آپ وَ آخَرِیْنَ مِنْھُم کی وہ تفسیر جو حضرت مسیح موعود نے کی ہے مانتے ہیں یا نہیں۔ اس آیت کے ماتحت حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلعم کی دو بعثتیں ہیں پہلی بعثت تو پانچویں ہزار میں اور دوسری چھٹے ہزار کے آخر پر اور دوسری بعثت کا مظہر مسیح موعود ہے۔ اور اسی کے ضمن میں فرمایا ہے کہ من فرق بینی و بین المصطفیٰ فما عرفنی وما رأی یعنی جو مسیح موعود اور آنحضرت کو الگ الگ جانتا اس نے مسیح موعود کو نہ پہچانا نہ دیکھا +

مولوی صاحب۔ میں اِن دعوے کو تسلیم نہیں کرتا اس آیت کی تفسیر میں مرزا صاحب نے غلطی کی ہے +

میں۔ حضرت مرزا صاحب نے اپنے آپ کو تمام انبیاء کے کمالات کا صاحب بتایا ہے۔ اور آپ کا الہام بھی جری اللہ فی حلل الانبیاء ہے جسکا ترجمہ مسیح موعود نے یہ کیا ہے کہ

آدمم نیز احمد مختار + در برم جامہ ہمہ ابرار

کیا آپ اِن دعوے کو تسلیم کرتے ہیں +

مولوی صاحب۔ لا حول ولا قوۃ۔ یہ کلام حالت سکر کا ہے جسطرح حضرت پیران پیر نے کہا تھا قدمی ہذا علیٰ اعناق الرجال۔ میں مرزا صاحب کو تمام انبیاء کا جامع وجود نہیں مان سکتا۔ میں مرزا صاحب کو صرف مجدد مانتا ہوں جسطرح سرسید احمد خان علیگڑھی کو بھی مانتا ہوں وبس +

میں۔ مولوی صاحب حضرت مرزا صاحب کا تو نبوت کا دعوے ہے۔ انہوں نے بار بار پیش کیا اور الہام الٰہی کو گواہ کے طور پر پیش کیا کیا خدا بھی حالت سکر میں الہام کرتا تھا +

مولوی صاحب۔ یہ سب سکر کے وقت کے کلمات ہیں۔ دراصل مرزا صاحب ہرگز نبی نہیں۔ کیونکہ نبی کے لئے امتی ہونا ضروری ہے۔ پس امتی ہوکر مرزا صاحب نبی نہیں ہوسکتے اور جو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ نبی کے لئے ضروری نہیں کہ متبع نہ ہو وہ غلط ہے۔

یہ تمام باتیں مولوی صاحب نے متفرق طور پر کہیں۔ آپ انکو شائع کردیں۔ تاکہ ان لوگوں کے ایمان کا حال معلوم ہو۔ فقط

عمر الدین احمدی از شملہ

پادری جوالہ سنگھ صاحب سے ہمارے مطالبات

(نمبر ۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل نمبر ۱۳۸ صفحہ ۵)

(۵) پادری علی بخش صاحب نے اپنے لکچر میں خدا کے مجسم ہونے کی پہلی ضرورت یہ پیش کی کہ چونکہ خدا انسان کی آنکھ سے پوشیدہ ہے اور پوشیدہ چیزوں پر انسان کا قوی ایمان نہیں ہوتا اسلئے وہ مجسم ہوا۔ کہ تا خدا کو دیکھ کر انسان کا ایمان قوی ہو اسپر میرے چار اعتراض ہیں :۔

(۱) تسلیم کرلیا کہ مسیح مجسم خدا تھا۔ مگر پادری صاحب کی بیان کردہ ضرورت پوری نہیں ہوتی۔ کیونکہ خدا کو تو پھر بھی کسی نے نہیں دیکھا۔ اور جو جسم حواریوں اور یہودیوں دوستوں اور دشمنوں کو نظر آتا تھا۔ وہ انسانی جسم (یہ بات خود عیسائی تسلیم کرتے ہیں) تھا نہ کہ الوہیت۔ جسطرح مسیح کے مجسم ہونے سے پہلے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ تھی وہ تو اب مجسم ہونے کے بعد بھی پوشیدہ ہی رہی۔ اور کوئی نیا انکشاف حاصل نہ ہوا۔ مسیح کی الوہیت تو لوگوں نے مشاہدہ نہیں کی صرف اسکا جسم دیکھا اور اسکے جسم کو تم خود انسانی جسم تسلیم کرتے ہو +

(۲) دوسری جرح اسپر یہ ہے کہ اگر بغیر خدا کے مجسم ہونیکے کسی کو خدا پر قوی یقین نہیں ہوتا تو بتاؤ کہ آدم سے لیکر مسیح تک ہزاروں برس خدا نے کیوں تجسم اختیار نہ کیا۔ کیا مسیح تک تمام قوموں کے ایمان کا کوئی فکر نہ کیا +

(۳) تیسری جرح یہ کیجاتی ہے اگر خدا کو مجسم دیکھنے کے بغیر ایمان قوی نہیں ہوتا تو بتاؤ کہ مسیح کے بعد جس قدر عیسائی دنیا میں ہوئے ان کے ایمان کے بڑھانے کا کونسا ذریعہ اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے۔ اور علاوہ ازیں یہ بھی تسلیم کیجئے کہ مسیح سے لیکر اب تک انیس سو برس کے لمبے عرصے میں ایک عیسائی بھی قوی الایمان پیدا نہیں ہوا۔ اور یہ سب بشپ وغیرہ ضعیف الایمان ہیں +

(۴) چوتھی بات آپسے یہ پوچھنی ہے کہ پولوس صاحب جو ایکطرح بانی عیسویت ہیں۔ اور خدا کے رسول ہیں۔ انہوں نے تو ایمان کی حالت میں المسیح مجسم نہیں دیکھا کیا وہ قوی الایمان نہیں تھے اگر نہیں تھے تو رسول کس طرح ہوئے اور اگر قوی الایمان تھے تو آپ کا وہ کلیہ کہ بغیر مجسم خدا کو دیکھنے کے ایمان قوی نہیں ہوتا بالکل ٹوٹ گیا

(۶) خدا کے مجسم ہونے کی دوسری ضرورت پادری صاحب نے یہ بیان کی تھی کہ وہ اسلئے مجسم ہوا کہ وہ لوگوں کے لئے عملی نمونہ بنے اسپر میرے مطالبات ہیں :۔

(۱) مسیح سے پہلے لوگوں کے لئے کون نمونہ تھا۔ کیا پہلوں کی نجات بغیر کسی نمونہ کی متابعت کے ہوسکتی ہے۔ اگر ہوسکتی ہے تو بعد میں مجسم ہونے کی کیا ضرورت۔ اور اگر نہیں ہوسکتی تو مسیح سے پہلے لوگوں کی نجات کس سے ہوئی اور کیا پہلوں کے لئے نمونہ قایم نہ کرنا انپر ظلم نہیں۔ اور کیا انہیں جان بوجھکر ضلالت میں دھکیلنا نہیں۔

(۲) صلیب کے واقعہ کے بعد جو قومیں اب تک ہوئیں اور قیامت تک ہوں گی۔ ان کے لئے کون نمونہ ہے۔ کیونکہ بقول تمہارے ایک نمونہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ مسیح کے سوانح ہمارے لئے نمونہ ہیں تو اسکا یہ جواب ہے کہ اگر صرف الفاظ پر کفایت ہوسکتی ہے تو پھر مسیح کے مجسم ہونے کی ضرورت ہی نہ تھی۔ کیا توریت اور صحف انبیاء کے الفاظ ہماری نصیحت کے لئے کافی نہ تھے +

(۳) یہ بھی یاد رہے کہ مسیح نمونہ نہیں تھا۔ کیونکہ ایک شادی شدہ ایک صاحب اولاد۔ ایک فاتح ایک مفتوح ایک حکمران ایک اپنے دشمنوں پر قابو پانے والے شخص کے لئے مسیح کی زندگی میں کوئی نمونہ نہ تھا غرض یہ کہنا کہ مسیح ہمارے لئے نمونہ ہے غلط ہے +

(۴) مسیح اگر قابل نمونہ ہو بھی تو اسکو نمونہ بنانے کی کسی کو ہمت ہی نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ اسے نمونہ تو وہی بنائے گا جو اسکے مجسم ہونے پر ایمان لاوے گا۔ لیکن جو شخص یہ ایمان لاوے کہ یہ شخص مجسم خدا ہے تو اسے ہمت ہی نہ ہوگی کہ المسیح کو نمونہ بناوے جبکہ اسے یقین ہے کہ یہ خدا ہے۔ اسلئے وہ پاک ہے۔ اور اسی لئے ایسے ایسے کام کرتا ہے۔ میں تو انسان ہوں میں بھلا اسکی طرز کسطرح اختیار کرسکتا ہوں۔ یہ خدا ہے۔ میں عاجز انسان ہوں۔ غرض جو شخص المسیح کو خدا سمجھ کر اسپر ایمان لاوے۔ اسے ہمت ہی نہیں ہوسکتی کہ وہ مسیح کی تقلید کرے۔ اور اپنی عملی زندگی میں اسے نمونہ بنا سکے۔ کیونکہ وہ خیال کرے گا کہ میں اسکی متابعت کس طرح کرسکتا ہوں۔ یہ ہوا خدا۔ اور میں ہوا عاجز انسان +

خطبہ جمعہ

فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح والمہدی
۱۲ مئی ۱۹۱۵ء

(نوشتہ غلام نبی بلانوی)

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ وکنتم علیٰ شفا حفرۃ من النار فانقذکم منھا کذٰلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون۔ کسی جماعت کی ترقی کیلئے اس بات کی بہت ضرورت ہوتی ہے کہ اسکے سب افراد آپس میں ایک ہو جائیں جب تک کوئی جماعت فرد واحد کی طرح نہیں ہو جاتی۔ ترقی نہیں کرسکتی خواہ وہ جماعت دینی ہو یا دنیوی کیونکہ تمام کامیابیوں اور ترقیوں کے لئے خدا تعالےٰ نے یہ قاعدہ جاری کیا ہوا ہے کہ جبتک ساری جماعت ایک نہ ہو جائے۔ لڑنا جھگڑنا۔ دشمنی ونفاق حسد وکینہ بغض اور عداوت کو چھوڑ نہ دے اسوقت تک ترقی نہ کرے جیسے کوئی انسان اسوقت تک سکھ اور آرام نہیں پا سکتا جبتک کہ اسکے تمام اعضاء میں مناسبت اور درستی نہ ہو اور وہ ایک دوسرے کے ممد اور معاون نہ ہوں ایسے ہی کوئی قوم اسوقت تک آرام اور سکھ نہیں پا سکتی۔ جبتک کہ اسکا ہر ایک فرد دوسرے کے دکھ کو اپنا دکھ اور دوسرے کے آرام کو اپنا آرام نہ سمجھے دیکھو کسی طبیب کی طبیعت وہاں علاج کرنے سے گھبراتی ہے۔ جہاں ایک بیماری کا علاج کرے تو دوسری پیدا ہو جائے کیوں ہ اسلئے کہ اگر وہ جگر کا علاج کرتا ہے تو معدہ خراب ہو جاتا ہے۔ اور اگر معدہ کا علاج کرتا ہے تو سینہ خراب ہو جاتا ہے پس جہاں دو چیزیں ایسی مقابلہ میں آجاتی ہیں کہ ایک سے دوسری بیماری اور دوسری سے تیسری بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور ایک عضو کے ساتھ دوسرا بیمار ہو جاتا ہے تو اسوقت انسان کو آرام نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح جس قوم کے افراد ایسے ایکدوسرے سے دور ہوں کہ اگر ایک کو سکھ پہنچے تو دوسرے کو دکھ محسوس ہو اور اگر ایک کو تکلیف پہنچے تو دوسرے کو آرام ہو۔ اس قوم کے لئے بھی کسی قسم کی ترقی کی امید نہیں ہو سکتی یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کو خدا تعالےٰ نے بار بار قرآن شریف میں اسطرف متوجہ کیا ہے کہ اگر تم ترقی کرنا چاہتے ہو اور کامیاب قوم بننا چاہتے ہو تو آپس کے لڑائی جھگڑوں کو چھوڑ کر ایک ہو جاؤ۔ فرمایا واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا کہ آپس کے اختلافات کو چھوڑ دو اور حبل اللہ کو مضبوط پکڑلو جب تمام آدمی ایک رسہ کو پکڑ لیتے ہیں تو میں نے دیکھا ہے کہ ان میں سے اگر ایک کو جھٹکا لگے تو سب کو لگتا ہے گویا خدا تعالیٰ نے اتفاق اور اتحاد کا یہ نشان بتایا ہے کہ حبل اللہ کو ایسا مضبوط پکڑو۔ کہ ایک کے سکھ میں سارے سکھ محسوس کرو۔ اور ایک کے دکھ میں سب کو دکھ پہنچے جب کسی قوم کے لوگ ایسے ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسی قوم کی ترقی کے رستے کھولدیتے ہیں۔

ہماری جماعت کو جہاں اور بڑے بڑے کاموں کی طرف توجہ ہو وہاں اسطرف بھی بہت توجہ کرنی چاہئیے میں نے دیکھا ہے کہ اس میں ابھی کمی ہے۔ جہاں کوئی جھگڑا یا اختلاف ہوتا ہو وہاں ذاتی اغراض کو مدنظر رکھکر جماعت کے اغراض اور مقاصد کو قربان کیا جائے تو افسوس کی بات ہے۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ اسوقت تک کبھی ترقی نہ ہوگی جبتک کہ ذاتی فوائد کو قومی فوائد پر قربان نہ کیا جائیگا پس ہمارے دوستوں کو چاہئیے کہ اسطرف بہت توجہ کریں کیونکہ جب تک تمام قوم میں اتحاد اور اتفاق نہ ہو۔ اور تمام قوم ایک سلک میں منسلک نہ ہو۔ اور ہر ایک دوسرے کے دکھ سکھ کو اپنا دکھ سکھ نہ سمجھے ترقی ہونی ناممکن ہے کبھی کوئی انسان یہ نہ دیکھیگا کہ کسی کی آنکھ کو دکھ ہو۔ اور اسکا باقی جسم آرام میں ہو۔ یا ناک کان ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضا میں تکلیف ہو تو باقی جسم میں دکھ نہ ہو۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ آپس میں جسم کے اعضا کی طرح ہو جائیں۔ کیونکہ جب تک یہ نہیں ہوگا۔ قومی ترقی مشکل اور نہایت مشکل ہے پھر آپس کے اختلاف میں کئی جھگڑے ہوتے ہیں جنکا اگر نتیجہ دیکھا جائے تو یہ ہوتا ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار کا خواہ وہ غیر احمدی ہی کیوں نہ ہو لحاظ کر کے احمدی کو نقصان پہنچایا جاتا ہے پس جو ایسا کرتا ہے وہ قومی اتحاد اور اتفاق کو پراگندہ کرتا ہے اور قومی یکجہتی کو توڑتا ہے یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جو کوئی جماعت میں داخل ہوگیا وہ اپنا ہو گیا۔ اور سب امیر غریب ایک ہو گئے۔ وہی ایکدوسرے کے رشتہ دار ہیں وہی ایک دوسرے کے عزیز ہیں اور وہی ایک دوسرے کے دوست اور محب ہیں۔ باقی دوسروں سے جب مذہبی جدائی ہوگئی۔ تو پھر وہ جسمانی رشتہ دار کہاں ہو سکتے ہیں۔ پس یہی ہماری برادری ہے جو خدا تعالےٰ نے لاکھوں کی تعداد میں پیدا کردی ہے **جو بھی احمدی ہے وہ ہمارا رشتہ دار ہمارا عزیز اور ہمارا پیارا ہے وہ ہم سے ہے اور ہم اس سے ہیں**۔ اور جو احمدی نہیں وہ ہمارا کچھ بھی نہیں ہاں اسکے ساتھ اسوقت اور اس حد تک تعلق ہے جہاں تک کہ دنیا کے چین اور امن میں اس سے فائدہ پہنچتا ہے اور دنیاوی کاروبار اس سے متعلق ہیں مگر تمدن قومی اور جماعت کے فوائد کا جہاں تعلق ہوگا اور جماعت اور قوم کو جہاں اس سے نقصان پہنچتا ہوگا۔ وہاں وہ کچھ بھی نہیں ہوگا۔ اور وہی ہمارا بھائی وہی ہمارا عزیز ہوگا جو ہماری قوم میں سے ہوگا اسی کے فوائد ہمارے زیر نظر ہونگے۔ جب تک یہ بات پیدا نہ ہو جائے اسوقت تک یہ خیال کرلینا کہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہمارے لئے نصرت اور مدد آئے گی محال ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے واذکروا نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔ تم میری نعمت کو یاد کرو۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے میں نے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ کیا ہی لطیف بات بیان فرمائی کہ جب میں نے تمہاری دشمنی کو مٹا کر تمہیں دوست بنا دیا ہو اور تم ایکدوسرے کے بھائی بھائی ہو گئے ہو تو بھائی کے ساتھ بھائی کو محبت رکھنا کیا مشکل ہے ہ بھائی کس طرح بنا دیا۔ بھائی انکو کہا جاتا ہے جو ایک باپ کے بیٹے ہوتے ہیں اور انکا آپس میں اسلئے سلوک ہوتا ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم ایک باپ کے بیٹے ہیں دنیا میں جب لڑائیاں اور فساد پیدا ہو جاتے ہیں تو خدا تعالےٰ اپنے مامور کو بھیجدیتا ہے۔ پس جتنے لوگ اس مامور سے تعلق پیدا کرتے جاتے ہیں۔ وہ ایکدوسرے کے بھائی بھائی ہو جاتے ہیں تو خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں نے ایک آدمی سے ساتھ تعلق کرا کر تم کو ایک باپ کے بیٹے بنا دیا اور یہ ایسی حالت میں بنایا جبکہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ حالانکہ دشمن سے دوستی پیدا کرنا بہت مشکل ہوتا ہے جب میں نے تمہیں دشمنوں سے ایک دوسرے کے بھائی بنا دیا۔ تو تم ایسے کاموں سے پرہیز کرو۔ جن سے بھائی دشمن ہو جائے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے

جسم کے اعضاء کی طرح نہیں بلکہ تندرست اعضاء کی طرح ہو جائیں

کہ خدا نے اپنے فضل سے ہمیں بھائی بھائی بنا دیا ہے۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس برادرانہ تعلق کو کمزور نہ کرو۔ بلکہ مضبوط کرو۔ اور یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ آپس میں لڑائی جھگڑے نہ ہوں۔ ایک بھائی کے مفاد کو اپنے مفاد سمجھا جائے۔ ایک بھائی کے دکھ کو اپنا دکھ خیال کیا جائے۔ اور ایک بھائی کے سکھ کو اپنا آرام سمجھا جائے۔ ہماری جماعت کو تو کچھ مشکل ہی نہیں۔ کیونکہ یہ ایک عادل گورنمنٹ کے زیر سایہ ہے لیکن جہاں ایسا نہیں ہوتا وہاں قوم بہت جلدی تباہ ہو جاتی ہے جس میں اتحاد نہ ہو۔ اور جس کے افراد بھائی بھائی کی طرح نہ ہوں حالات قومی کے بڑھنے کے ساتھ لڑائی اور فساد بھی بڑھتے ہیں۔ ان کی وجہ سے قومیں بہت سی برکتوں سے محروم ہو جاتی ہیں اسلئے ہماری جماعت کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اگر جھگڑا اور فساد کے وقت ایک آدمی گرم ہے تو دوسرا نرم ہو جائے۔ اگر ایسا کرو گے تو دیکھو گے کہ اسی گرم آدمی کے ساتھ ایسا اتحاد ہو جائیگا کہ وہ تمہاری جگہ خون بہانے کے لئے تیار ہو گا۔ اگر ایک لڑائی کے لئے ہاتھ اُٹھائے۔ تو دوسرا نہ اٹھائے۔ اس وقت کے گزر جانے کے بعد دیکھنا کس قدر فائدہ ہوتا ہے۔ تھوڑی سی دیر کے لئے منہ کو بند کر کے جھگڑے کو طول دینے کی وجہ سے قومی مفاد کو پراگندہ کر دینا بہت نادانی ہے۔ پس ہماری جماعت کو اسکا بہت خیال رکھنا چاہیئے۔ ہماری برادری اور رشتہ دار احمدی جماعت ہونی چاہیئے۔ بلکہ احمدی کیا اسلام ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسلام وہی ہے جو ہمارے پاس ہے۔ احمدی تو تمیز کے لئے نام رکھا گیا ہے۔ اسلام تمام رشتہ داریوں کو مٹا کر ایک ایسی وسیع پیمانہ پر رشتہ داری مقرر کر دیتا ہے جس میں ہر قوم ہر ملک اور ہر طبقہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور جو بھی اسلام قبول کرتا ہے وہ دوسروں کا بھائی بن جاتا ہے ✦

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو اس بات کی توفیق دے کہ تمام جماعت ایک رشتہ میں مضبوط ہو۔ اور وہ مشکلات جو کسی جماعت کی ترقی میں روک ہو جاتی ہیں۔ آسان ہو کر ترقی کا راستہ صاف ہو جائے ✦

فہرست نومبائعین

تعداد ۱۴۴ - مورخہ ۱۲ - مئی تا ۲۰ - مئی ۱۹۱۵ء

سید اشفاق حسین صاحب
اہلیہ صاحبہ " "
دختر
احمد علی خانصاحب رئیس
اہلیہ صاحبہ " "
اہلیہ صاحبہ محمد نظیر صاحب
چوہدری محمد سلیمان صاحب
اسمٰعیل صاحب
اہلیہ صاحبہ " "
فرزند " "
دختر " "

اہلیہ صاحبہ منشی عبدالحق صاحب
فضل الٰہی صاحب لائل پور
مہر دین صاحب گوجرانوالہ
فتح محمد صاحب "
طالع بی بی
اہلیہ ابراہیم صاحب
شیر بی بی
مشتاق علی صاحب گورداسپور
قاسم علی صاحب سیالکوٹ
محمد حسین صاحب ہمیر پور
ڈاکٹر عبدالغفار صاحب بیعت خلافت

حیات بی بی صاحبہ گوجرانوالہ
محمد شریف "
فیروز الدین صاحب "
اہلیہ عبدالغنی صاحب لاہور
اہلیہ بابو فضل حق صاحب گورداسپور
والدہ صاحبہ " " "
فرزند " " "
فضل الٰہی صاحب گجرات
اہلیہ ماسٹر فضل الٰہی صاحب ملتان
اہلیہ میاں محمد حسین صاحب فریدکوٹ
سید محمود عابد صاحب کلکتہ

میاں صاحب جی ہمیر پور
اہلیہ " " " "
دختر " " " "
اہلیہ فدا علی صاحب "
دختر " " "
اہلیہ شیخ افضل صاحب "
عظیم اللہ صاحب "
اہلیہ خان محمد صاحب "
اہلیہ ولد شیخ افضل صاحب "
اہلیہ دوم " " "
گوڑا نمبردار سیالکوٹ
غلام نبی صاحب "
سرور بیگم صاحبہ
اہلیہ صاحبہ [illegible]
صاحب مالابار
والدہ صاحبہ
اسد رکھا
جالندھر
خورشید احمد [illegible]
صاحب
گوجرانوالہ
منظور احمد
عبدالصمد صاحب گوجرانوالہ
مشتاق احمد "

قادیان کی اراضی حوالی بہشتی مقبرہ

چونکہ باہر کے احباب کی یہ خواہش [illegible] تو ہم بوجہ [illegible] قادیان نہ ہونے کے ایسے
مواقع سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے [illegible] زمین فروخت ہونے لگتی ہے [illegible]
[illegible] احباب [illegible] زمین خریدنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کی درخواستیں
[illegible] زمین کا انتظام [illegible]
[illegible] درخواستیں [illegible] اطلاع دی جاوے۔ والسلام
[illegible]

خاکسار منیجر الفضل قادیان

محمد افضل صاحب گوجرانوالہ
بشیر بی بی صاحبہ "
اصغر علی صاحب بارہ بنکی
سماۃ عائشہ بی بی گجرات
فاطمہ بی بی "
محمد عبداللہ صاحب "
فضل بیگم صاحبہ "
والدہ صاحبہ نیاز احمد صاحب ہوشیارپور

رحمت بی بی ہوشیارپور
فضل الدین صاحب ملتان
عبدالرحمن صاحب بیگو
حبیب اللہ صاحب "
محمد اشرف صاحب گوجرانوالہ
رحمت اللہ صاحب گوجر ہوشیارپور
رحمت اللہ مہرہ "
صاحبزادہ خلیل الرحمن صاحب بیعت خلافت پشاور

احمد گل خان صاحب بیعت خلافت پشاور
سید احمد شاہ صاحب اٹک
اہلیہ صاحبہ بابو محمد صدیق صاحب لاہور
بشیراں بی بی کٹک
محمد نواز خان صاحب مراد آباد
اہلیہ صاحبہ عبدالرحیم صاحب دہلی
ہمشیرہ صاحبہ عنایت اللہ بیعت خلافت سیالکوٹ
پیر صاحب مولوی سید محمد شاہ صاحب گجرات

اللہ دتا صاحب مستری بیعت خلافت سیالکوٹ
مستری کریم الدین صاحب "
اہلیہ قاضی محمد عالم صاحب گوجرانوالہ
محمد دین صاحب سیالکوٹ
سید طفیل احمد صاحب لائل پور
غلام محمد صاحب سیالکوٹ
فقیر اللہ درزی "
فضل الٰہی صاحب ہوشیارپور

ہارون خان صاحب رتناگری